بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا اِمام

صرف ایک

یعنی محمد رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حکم صرف ایک یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ .. اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی اللہ کا پسندیدہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں

ہمارا تعلق صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق .. [illegible]

ہمارا نعرہ صرف ایک یعنی [illegible] باللہ العظیم .. [illegible]

[illegible]

جماعت المسلمین

[illegible]

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہمارا امام صرف ایک ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امام سے مُراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو۔ امام سے مُراد وہ امام نہیں جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اُس فن میں امام کہلاتا ہو۔ امام سے مُراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمراں ہو۔ امام سے مُراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کے لئے پیش رو بن جائے ۔ بلکہ

امام سے مُراد وہ امام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو۔ جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر فقرہ ضابطۂ حیات ہو، جس کا ہر قول مشعل ہدایت ہو، جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو، جس کی امامت عارضی نہ ہو بلکہ قیامت تک کے لئے دائمی ہو، جو معصوم ہو، جس سے دینی باتوں میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو۔

اس سے قبل ہم بتا چکے ہیں کہ حاکم صرف ایک ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اس کے بندوں پر صرف اسی کا حکم چلتا ہے دوسروں کا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہر بندے کے پاس براہ راست نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کر لیتا ہے اور اس بندے کو اپنے تمام احکام سے مطلع فرماتا ہے۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام سے دوسروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ ایسے بندے کو نبی یا رسول کہتے ہیں۔ رسول، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے اس کی اطاعت بعینہٖ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ (النساء ـ ۸۰) — جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی۔

رسول خود اپنی اطاعت نہیں کراتا بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ـ ۶۴) — کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

کیونکہ اطاعت (جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں) صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ لہٰذا بغیر اس کے حکم یا اجازت کے کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ اگر کوئی شخص بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت کے دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو گویا اس نے اس دوسرے شخص کو اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اپنے کسی بندے کی اطاعت کو انسانوں پر فرض قرار دے دے۔ اگر بندے خود کسی کو اطاعت کے لئے منتخب کر لیں تو گویا وہ خود اللہ بن بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ کے حقِ رسالت پر خود قابض ہو گئے اور یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (انعام ـ ۱۲۴) — اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطا فرمائے۔

لہٰذا وہ جس کسی کو رسالت عطا فرماتا ہے اُسے ہی نوع انسان کا امام و مُطاع بنا دیتا ہے۔ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسول کے علاوہ دوسروں کو اپنا مُطاع اور امام بنا لیں، پھر اُنہی کی اطاعت کریں، اُنہی کے فتووں کو سند آخر سمجھیں

وہ شرک فی الرسالت کے مرتکب ہوں گے۔

صرف رسول ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کے لئے امام بنا کر بھیجا جاتا ہے، رسول کو رسالت یا امامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا (بقرہ - ۱۲۴) (اے ابراہیمؑ) میں تمہیں لوگوں کے لئے امام بنانا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے لہٰذا وہ دعا فرماتے ہیں:۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِي (بقرہ - ۱۲۴) (اے اللہ میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ (بقرہ - ۱۲۴) (ہاں بنائیں گے لیکن) یہ وعدہ گنہگاروں کے لئے نہیں ہوگا۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام گنہگار نہیں ہوتا بلکہ معصوم ہوتا ہے۔ لہٰذا جو معصوم ہوگا وہی امام ہوگا، جو معصوم نہیں وہ امام بھی نہیں اور معصوم سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہوتا لہٰذا سوائے نبی کے اور کوئی امام نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور چند اور رسولوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ (انبیاء - ۷۳)

ہم نے ان رسولوں کو امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے کی وحی کی تھی۔

اس آیت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے امام بنائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ امام صرف رسول ہی ہوتے ہیں۔ رسول کے علاوہ اگر کسی دوسرے کو امام بنا لیا جائے تو یہ شرک فی الامامت ہے۔ رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کو اپنے تمام اختلافات میں حکم ماننا اور اس کے فیصلہ کو بلا چون و چرا تسلیم کرنا حقیقی ایمان ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (نساء - ۶۵)

(اے رسول) آپ کے رب کی قسم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حکم نہ مان لیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے کسی قسم کی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ اس کو بر ضا و رغبت تسلیم کر لیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام اختلافات میں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری سند ہیں، جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، اس کے قول و فعل کو بلا چون و چرا اور بے دلیل تسلیم کرتے ہیں وہ گویا اس کو نبی کا درجہ دیتے ہیں۔ آیت بالا کی رو سے ایسے لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (آل عمران - ۳۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، (میری پیروی کرو گے تو) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، اللہ معاف کرنے

والا، رحم کرنے والا ہے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت ملتی ہے ارشاد باری ہے:۔

وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا (نور – ۵۴) اگر تم رسول کی اطاعت کروگے تو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (اعراف – ۱۵۸) رسول کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کے حق میں بھی وارد ہوئی ہیں؟ اگر نہیں تو بے سند شخص کیسے امام ہو سکتا ہے، کیسے اس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت مل سکتی ہے۔

رسول ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ وہ منزل من اللہ شریعت کی تشریح و توضیح کر سکے، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تشریح و توضیح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ (نحل – ۴۴)

(اے رسول) ہم نے شریعت آپ پر (اس لئے) نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے نازل شدہ باتوں کی تشریح کریں اور لوگ (اپنی نجات کے متعلق) سوچ سکیں۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کے قول و عمل کی مخالفت کرنا فتنہ عظیم اور عذاب الیم کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ (نور – ۶۳)

ان لوگوں کو جو رسول کے قول و فعل کے خلاف چلتے ہیں ڈرتے رہنا چاہیئے، ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کا طریقہ تمام مسلمین کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔ یہی وہ نمونہ ہے جس کے مطابق ہی کر لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی امید رکھ سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ○ (احزاب – ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

یہ نمونہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا، اس نمونے کے علاوہ دوسرے نمونے بنانا خود کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنا ہے اور یہ شرک ہے۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ (نجم – ۳ و ۴)

رسول اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا، وہ جو کچھ کہتا ہے وحی ہوتی ہے۔

کیا یہ سند کسی کو حاصل ہے، اگر نہیں تو پھر کسی دوسرے کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے۔

رسول ہی کی وہ ذات گرامی ہے جس کی ہر بات حق ہے، جو معصوم ہے، جو کبھی غلطی پر قائم نہیں رہتا۔ ارشاد باری ہے:۔

إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ○ (نمل – ۷۹) (اے رسول) بے شک آپ درخشاں حق پر قائم ہیں۔

کیا اللہ کی طرف سے یہ سند کسی اور کو ملی ہے۔ اگر نہیں ملی تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ امام وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر بات حق ہو۔

رسول ہی وہ سراج منیر اور روشن چراغ ہے جس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ روشن چراغ نہ ہو تو پھر تاریکی میں نہ شریعت الٰہی کا مطالعہ ہو سکتا ہے نہ صراط مستقیم مل سکتی ہے۔ ظلمت میں سوائے ضلالت کے اور کیا مل سکتا ہے۔

انسانوں میں رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کا فیصلہ مل جانے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس معاملہ میں خود کوئی رائے دے یا کسی دوسرے کی رائے لے۔ مومن کو رسول کے فیصلہ ہی پر عمل کرنا ہوگا ارشاد۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ○

(احزاب - ۳۶)

مومن مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور رسول کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو پھر بھی انھیں اس معاملہ میں کسی قسم کا اختیار باقی رہے (کہ اس فیصلہ کے مطابق کریں یا نہ کریں) اور جو شخص بھی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

کیا یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور انسان کو دیا گیا ہے، اگر نہیں دیا گیا تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ واجب الاتباع کیسے ہو سکتا ہے؟

کسی مومن کو اختیار نہیں کہ رسول کا فیصلہ سننے کے بعد کوئی اور بات کہے سوائے اس کے کہ "میں نے سنا اور میں اطاعت کروں گا"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (نور - ۵۱)

جب مومنین کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ اللہ اور اُس کا رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو اُن کا قول سوائے اسکے اور کچھ نہ ہونا چاہیئے کہ "ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی"۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

کیا یہ منصب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو عطاء ہوا ہے۔ یقیناً نہیں اور جب یہ منصب کسی کو عطا نہیں ہوا تو پھر وہ واجب الاتباع کیسے ہو سکتا ہے، وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟

رسول ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ پر ہے۔ ارشاد باری ہے۔

إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ (زخرف - ۴۳) (اے رسول) بیشک آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔

رسول ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ (مؤمنون - ۷۳) (اے رسول) بے شک آپ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

رسول ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ اس کی پیروی سے سیدھا راستہ مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ (زخرف)

(اے رسول کہہ دیجئے) میری پیروی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

یہ آیات اس بات کی کھلی سند ہیں کہ رسول صراط مستقیم پر ہے۔ رسول صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے، رسول کی پیروی صراط مستقیم ہے۔ جبکہ یہ سندیں اور ضمانتیں کسی اور کے پاس نہیں۔ جنہیں یہ سندیں یقیناً نہیں ہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں۔ ان کی بات آخری سند کیسے ہو سکتی ہے۔ ان کے قول، عمل اور قیاسات دین میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی ہر دعوت اور ہر پکار حیات جاوداں بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ
(انفال - ۲۴)

اے ایمان والو، جب اللہ اور رسول تمہیں ایسی بات کی طرف بلائیں جو تمہارے لئے حیات بخش ہو تو فوراً ان کی بات قبول کر لیا کرو۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی نہ کرنا میدان حشر میں باعث حسرت و ندامت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○
(فرقان - ۲۷)

روز حشر گنہگار اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسول کی پیروی کی ہوتی۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جس کی پیروی سے رحمت ملتی ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
(اعراف - ۱۵۶ - ۱۵۷)

میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ یہ رحمت میں ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی وہ لوگ جو رسول کی پیروی کرتے ہیں۔

رسول ہی کی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، جو تقیہ نہیں کرتا جو بے خوف و خطر حق کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ
(احزاب - ۳۹)

جو لوگ اللہ کی رسالت کو پہنچاتے ہیں اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے (وہی آپ کے لئے نمونہ ہیں)۔

بھلا جو لوگ غیر اللہ سے ڈرتے ہوں، تقیہ کرتے ہوں، تقیہ کر کے حق کو چھپاتے ہوں وہ کیسے معصوم ہو سکتے ہیں؟ ان کی ہر بات کیسے حق ہو سکتی ہے؟ وہ کیسے امام ہو سکتے ہیں؟ امام تو درحقیقت وہی ہو سکتا ہے جو بے خوف و خطر اللہ کے احکام کی تبلیغ کرے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت، طعنہ دینے والے کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے مخالفین کو چیلنج دے کہ تم سب مل کر جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:۔

اَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ (یونس - ۷۱)

تم اپنے کام (اور کوشش) کو جمع کر لو (میرے خلاف) جو کچھ کرنا چاہو سب مل کر اس کا فیصلہ کر لو، تمہاری تدبیر کا کوئی گوشہ تم سے مخفی نہ رہ جائے پھر میرے خلاف جو چاہو کر گزرو اور مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں:۔

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○ (ہود - ۵۵)

تم سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کر لو پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ (اعراف - ۱۹۵)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ اور سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر کرنی چاہو کر لو، پھر مجھے (ذرا سی بھی) مہلت نہ دو۔

اس حکم الٰہی کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی قوم کو چیلنج دیا اور کسی قسم کا خوف محسوس نہیں کیا۔ الغرض رسولوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ بے خوف و خطر ہر مسئلہ کو بیان کرتے ہیں، خواہ منافقین اس مسئلہ کو سن کر کتنے ہی غیظ و غضب میں آ جائیں۔ اگر رسول ایسا نہ کریں تو حق رسالت ادا نہیں ہوگا جیسا کہ ارشاد باری ہے وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (مائدہ - ۶۷)

جن علماء کو لوگوں نے خود امام بنا لیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے ان کے امام ہونے کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں۔ ہم صرف ان کے ظاہری حسن عقائد و اعمال کی بناء پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ مومن ہیں۔ لیکن ان کے مومن ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان کی تمام باتیں اور فیصلے صحیح ہوں گے۔ ان کی زبان سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلے گا۔ ان سے اجتہادی غلطی نہیں ہوگی۔ وہ تقیہ نہیں کریں گے۔ خوف و مصلحت کی خاطر حق کو نہیں چھپائیں گے۔ نہ ہمارے پاس ان کے متعلق وحی الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے، نہ خود ان اماموں کے پاس وحی الٰہی کی ایسی کوئی سند ہے، نہ ان کے پاس وحی آتی ہے کہ ان کو غلطی سے بچائے تو پھر بتائیے کہ ایسی صورت میں وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد - ۳۳)

اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار اطاعت رسول پر ہے۔ تمام اعمال حسنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہ کیے جائیں باطل ہیں۔ کیا یہ حیثیت بھی کسی امام کو حاصل ہے؟ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

یقیناً اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا

الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ (آل عمران - ۱۶۴) ہے، اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

کیا ایسی سند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو حاصل ہے۔ کیا کسی دوسرے کی اتباع سے تزکیۂ نفس ہونا یقینی ہے۔ کیا کسی اور شخص کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کتاب و حکمت کا جو مفہوم بتلایا ہے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (نساء - ۵۹) اگر تم لوگوں میں کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اس معاملہ میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

کیا آپس کے اختلافات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی اور آخری سند مقرر کیا گیا ہے، اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ (نساء - ۱۰۵) (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان (اس طرح) فیصلہ کریں جس طرح اللہ آپ کو بتائے۔

کیا کسی امام کے فیصلے بھی اللہ کی رہنمائی میں صادر ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو ان کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے؟

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، جس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ جس کا طریقہ واجب الاتباع ہے۔ جس کی ہر بات وحی ہے، جو خود ہدایت پر ہے اور ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے، جس کی اطاعت و اتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ جس کے پاس ان تمام باتوں کے لئے وحی الٰہی کی سند ہے اور وہ ہستی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ تو پھر بتلائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت سے، کسی اور کو آخری سند یا امام بنانے سے سوائے نقصان کے اور کیا مل سکتا ہے۔ یہ نقصان دو قسم کا ہوگا ایک شرک فی الرسالت یا شرک فی الامامت کا، دوسرا فرقہ بندی کا۔

شرک کسی قسم کا بھی ہو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا لہٰذا اس سے بچنا بہت ضروری ہے ورنہ نجات ناممکن ہے۔

فرقہ بندی اللہ کا عذاب ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ صرف ایک متفق علیہ امام کو امام مانا جائے۔ ایسا امام سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون ہو سکتا ہے، کوئی فرقہ ایسا نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب الاتباع نہ مانتا ہو، آپ کی پیروی کو ذریعہ نجات نہ سمجھتا ہو۔

اتباع رسول مقصد ہے، علماء اور فقہاء ذریعہ تو ہو سکتے ہیں مقصد نہیں بن سکتے، علماء اور فقہاء امام کی باتیں ہم تک پہنچانے والے ہیں خود امام نہیں ہیں۔ امام ہمارا صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام بنایا ہے۔

جماعت المسلمین اسی دعوت کو لے کر اٹھی ہے۔ آئیے، صرف اللہ کے بنائے ہوئے امام کو مانئے۔ فرقہ بندی ختم کر دیجئے، سب ایک مرکز پر جمع ہو جائیے اور ایک ہو جائیے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مسعود احمد (امیر جماعت المسلمین) {مسجد المسلمین، کھوکھرا پار ۲½ کراچی}